سوال

(555)چند اہم مسائل شرعیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسائل میں شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے :

۱۔ نماز باجماعت کے بعد نبی ﷺ پر بلند آواز سے دورد پڑھنا؟

۲۔ نماز کے بعد باجماعت دعا کرنا؟

۳۔ کچھ لوگوں کا مل کر قرآن پڑھنا گانا؟

۴۔ نابینا معمر امام کے پیچھے نماز پڑھنا، ج کہ وہ کبھی کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۔ نبی ﷺ پر دورد پڑھنے کا بہت عظیم ثواب ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اس حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ ثواب ہے چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَن صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ بِھَا عَشرًا۔))

''جو شخص مجھ پر ایک بار دورد پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔'' 1

نبی ﷺ کا نام ذکر کرنے پر نماز میں تشہد کے دوران، خطبہ اور خطبہ، نکاح وغیرہ میں دورد پڑھنا شرعی طور پر ضروری ہے لیکن نبی ﷺ سے یا صحابہ کرام e سے یا ائمہل سلف امام ابو حنفیہ، امالیث بن سعد، امام شافعی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ اور دیگر آئمہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے دورد پڑھتی ہوں اور بھلائی تو نبی کریم ﷺ، خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اسوہ پر عمل کرنے میں ہی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے :

((مَن اَحدَثَ فِی اَمرِنَا ہذَا مَا لَیسَ مِن فَہُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

۲۔ دعا عبادت ہے، لیکن نبی ﷺ یا خلفائے راشدین یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ وہ (ہر) نماز بعد

(1مسند احمد ج: ۲، ص: ۲۶۵۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۳۸۴، ۴۰۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۰، نسائی ج: ۳، ص: ۵۰ ترمذی حدیث نمبر: ۴۸۵، دارمی حدیث نمبر: ۲۷۷۵، ابن خزیمہ ج: ۱، ص: ۲۱۹)

باجماعت دعا مانگتے ہوں۔ لہٰذا اسلام پھیرنے کے بعد نمازیوں کا باجماعت دعا کے لیے جمع ہونا خودساختہ بدعت ہے اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَن اَحدَثَ فِی اَمرِنَا ہذَا مَا لَیسَ مِنہُ فَہُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

((مَن عَمِلَ عَمَلًا لَیسَ عَلَیہِ اَمرُنَا فَہُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے۔''

۳۔ اگر مل کر قرآن پڑھنے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ سب مل کر بیک آواز تلاوت کریں تو یہ مشروع نہیں۔ کیونکہ یہ عمل نبی ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے اور دوسرے سنیں، یا یہ مطلب ہے کہ ایک جگہ جو لوگ جمع ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی تلاوت کرے اور یہ کوشش نہ کریں کہ حرکات وسکنات اور وقف ووصل وغیرہ میں ان کی آوازیں ہم آہنگ ہوں تو یہ شرعی طور پر درست ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا اجتَمَعَ قَومٌ فِی بَیتٍ مِن بُیُوتِ اللہِ یَتلُونَ کِتَابَ اللہِ وَیَتَدَارَسُونَہُ بَینَہُم اِلَّا نَزَلَت عَلَیہِمُ السَّکِینَۃُ وَغَشِیَتہُمُ الرَّحمَۃُ وَحَفَّتہُمُ المَلَائِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللہُ فِیمَن عِندَہُ))

''جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں، تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ ان کو فرشتے ہیں، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ''مجھے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ'' میں نے عرض ک۔'' (حضور!) میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ ﷺ پر وہ نازل ہوا ہے؟ ارشاد'' میں کسی سے سننا پسند کرتا ہوں۔'' میں سورت نساء پڑھنے لگا۔ جب میں آیت پر پہنچا:

فَکَیفَ اِذَا جِئنَا مِن کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیدٍ وَجِئنَا بِکَ عَلٰی ہٰؤُلَاءِ شَہِیدًا ٤١ ... النساء

''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کے لائیں گے؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بس کرو۔ (میں نے دیکھا) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

۴۔ نابینا امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر یہ امام اپنے مقتویوں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا (حافظ یا عالم) ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہوگا۔ کیونکہ نبی ﷺ کا یہ فرمان عام ہے۔

((یَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهم لِكِتَابِ اللهِ...))

''لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو...''

نابینا ہونا شرعاً کوئی عیب نہیں ہے۔

اگر امام غلطیاں کرتا ہے، اگر تو یہ غلطی ایسی ہے جس سے معنی میں تبدیلی نہیں آتی، تو اس قسم کی غلطیاں نہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اگر ایسا آسانی سے ہوسکے اور اگر وہ سورت فاتحہ میں اس قسم کی غلطیاں کرتا ہو جس سے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے لیکن اس کی وجہ اس کی غلطیاں ہونا ہیں، اس کا نابینا ہونا نہیں مثلاً ایاک نعبد میں ''کاف'' پر زیر پڑھنا۔ یا انعمت کی ''تاء'' پر پیش یا زبر پڑھنا۔ اگر غلطیاں اس لیے ہوتی ہیں کہ حفظ کمزور ہے تو جس کو قرآن زیادہ اچھی طرح یاد ہے وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج 1

محدث فتویٰ